ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

دیوانِ غالب کے مدّون نسخوں(طاہریہ اور حمیدیہ) کا تقابلی جائزہ

A comparative analysis of the written versions (Tahiriyyah and Hamidyya) of Diwan-i-Ghalib

شائستہ پروین
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، لاہور
ڈاکٹر نسیمہ رحمان
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، لاہور

Abstract:

The first version of Hamidiya was published in 1921 under the supervision of Mufti Muhammad Anwarul Haq Nazim Sar-e-Rishta Shikam Zia-ul-Uloom Bhopal. This manuscript was compiled by Mr. Hamidullah Khan and published by Syed Imtiaz Ali Taj in July 1969 under the auspices of Majlis.
Its second edition was published by Ahmad Nadeem Qasmi in 1992. This edition was published after writing in Khat-i-Nastaliq, in which "Ighlat" has been corrected in the text and "Iglat-nama" has been deleted. It has been explained in the dispatch written by Hameedullah Khan in the version of Hamidiya.
The first version of Hamidiya was published in 1921 under the supervision of Mufti Muhammad Anwarul Haq Nazim Sar-e-Rishta Shikam Zia-ul-Uloom Bhopal. This manuscript was compiled by Mr. Hamidullah Khan and published by Syed Imtiaz Ali Taj in July 1969 under the auspices of Majlis. When Hamidullah Khan wrote this manuscript, two things remained in his mind, which he also mentioned in the preface.
Because the difference in the arrangement of the ghazals of the pen version, which is the arrangement of the ghazals of the manuscript, was changed in the printed version. Hamidullah Khan, while compiling this manuscript, pointed out two things. However, he admits that due to the lack of time, it would not be possible for me to go through each poem and stanza word by word, but while checking the arrangement and correction of the rhymes and the margins, I would mention the words of the printed version in the footnotes. Hints will also be found from these references.

Keywords: version of Hamidiya,Hamidullah Khan, footnotes, manuscript, arrangement

نسخہ حمیدیہ جو کہ "دیوانِ غالب "پر مشتمل ہے۔ یہ غالب کی وفات کے پچاس برس بعد نواب حمید اللہ خاں کے قطب خانے سے مخطوطے کی شکل میں ملا جس کا ذکر حالی، آزاد اور خود غالب نے بھی کیا ہے۔اس نسخے کے منظر عام پر آنے سے دو طرح کی آرا سامنے آئیں ایک تو وہ جنھوں نے اس کا خیر مقدم کیا دوسرا وہ جن کا خیال تھا کہ وہ اشعار جو غالب نے رد کر دیے ان کو نشر کر کے گڑے مردے اکھاڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

نسخہٗ حمیدیہ پہلی بات 1921 میں مفتی محمد انوار الحق ناظم سرِ رشتہ تعلیم ضیا العلوم بھوپال کی زیرے نگرانی شائع ہوا تھا۔اس نسخہٗ کو جناب حمید اللہ خاں نے مرتب کیا اور سید امتیاز علی تاج نے مجلس کے زیر اہتمام جولائی 1969 میں شائع کیا۔

اس کا دوسرا ایڈیشن احمد ندیم قاسمی نے 1992 میں شائع کیا یہ ایڈیشن خطِ نستعلیق میں کتابت کروا کر شائع کیا گیا جس میں "اغلاط "کی متن میں درستی کر کے "اغلاط نامہ "حذف کر دیا گیا ہے۔ نسخہٗ حمیدیہ میں حمید اللہ خاں کے لکھے دیباچے میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

نسخہٗ حمیدیہ میں اکیس صفحات پر چار قصیدے دیے گئے ہیں۔ قصائد کے بعد دیوان میں ردیف وار "الف بائی ترتیب" سے 275 غزلیات شامل ہیں دیوان کے آخری حصہ میں شامل روبائیات کی تعداد گیارہ ہے۔اس کے علاوہ آخری صفحات میں غالب کی وہ غزلیات شامل ہیں جو خاتمہ دیوان کے بعد جلد ساز کے لگائے ہوئے اوراق پر بد خط غلط نگارِ قاتب نے نقل کی تھیں اور یہ تمام غزلیات شیرانی کے نسخہ میں بھی شامل ہیں۔

اس نسخہ کو جب حمید اللہ خاں نے کتابت کیا تو ان کے پیش نظر دو باتیں رہیں، جن کا ذکر انہوں نے دیباچے میں بھی کیا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

چونکہ قلمی نسخہ کی غزلوں میں ترتیب کا فرق جو کہ مخطوطے کی غزلیات کی ترتیب مطبوعہ نسخہ میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ حمید اللہ خاں نے اس نسخہ کو مرتب کرتے وقت دو باتوں کی طرف اشارہ کیا:

"میں اپنی دو باتوں پر توجہ مرکوز رکھوگا اول یہ کہ قلمی نسخہ کے مندرجات کی صحیح ترتیب متعین کرو اور دوم یہ کہ حاشیے اور متن کے مندرجات کے معاملے میں قلمی اور مطبوعہ نسخہ کے درمیان جہاں جہاں اختلاف ہے اس کے متعلق یادداشتیں لے لوں"(۱)

تاہم وہ اس وقت کو کمی کے باعث تسلیم کرتے ہیں کے میرے لیے یہ ممکن نہیں ہو گا کہ ہر شعر اور مصرعے کو لفظ بالفظ دیکھ لیتا لیکن منظومات کی ترتیب اور تصحیح اور حواشی کو جانچتے ہوئے مطبوعہ نسخہ کے الفاظ کے متعلق ذکر حاشیہ میں ان حوالوں سے اشارے بھی مل جائیں گے۔

چونکہ یہ نسخہ بھوپال کے قلمی نسخہِ کی پہلی نقل ہے حمید اللہ خاں نے مفتی صاحب کے نسخہِ کو بنیادی متن قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود قلمی نسخہ اور دیگر مصدقہ شہادتوں کی روشنی میں اس نسخہ سے انحراف بھی کیا گیا ہے

آغا محمد طاہر نے "نبیرۂ آزاد" اور غالب کی بیشمار تصانیف مرتب کیں ہیں۔ آغا طاہر نے مطبوعہ دیوان کی بنیاد "دیوانِ غالب" کے ایک مخطوطے پر رکھی جو ان کے پرنانا جناب حسین مرزا صاحب کے کُتب خانے میں محفوظ تھا۔ اس مخطوطے کے حوالے سے ان کا بیان نسخہ طاہر یہ کے تعارف و تمہید صفحہ نمبر 11 میں ہے۔

"مدت سے آرزو تھی کہ غالب کا اردو دیوان شائع کروں، مگر ایسا کہ، سند ہو اور سب قسم کے عیوب سے پاک ہو۔ خوش قسمتی دیکھئے کہ اپنے ہی گھر میں ایک مستند قلمی نسخہ نکل آیا۔ یعنی میرے پرنانا جناب حسین مرزا صاحب اعلی اللہ مقامہ، نواب ناظر قلعہ معلی، ذی علم صاحب ذوق، صاحبِ سخن، مرزا کے دوست بلکہ عاشق راز تھے۔ وہ انتخاب میں بھی شامل تھے۔ انہوں نے کلام کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر مرزا کو دیا۔ مرزا نے پڑھ کر دستخط اور مہر سے مزین کر کے بطور یادگار واپس کر دیا، جواب بھی میرے نہیال میں مرزا کے محبت بھرے تعلق کو زندہ کرتا ہے۔ میں نے یہ دیوان اسی نسخے سے درست کیا ہے۔"(۲)

دیوانِ غالب کا یہ نسخہ 1860ء کا مکتوبہ ہے اور اس نسخہ پر مرزا غالب کے دستخط اور مہر موجود ہے، جس کو ضمیمہ جات میں لگا دیا گیا ہے۔ مالک رام اور عرشی کے نسخہ اور نسخہ طاہر یہ میں بنیادی فرق اور اہمیت یہ ہے گوہر نوشاہی نے، اس کی اہمیت کے حوالے سے نسخہ طاہر یہ کے تمہید و تعارف میں لکھا ہے:

"نسخۂ مالک رام کی یہ خصوصیت ہے کہ دیوانِ غالب کی اشاعتِ اول سے لے کر دورِ حاضر تک تمام اہم اشاعتِ مرتب کے سامنے ہے۔ نسخۂ عرشی کی اہمیت یہ ہے کہ مرتب نے اس کے متن کی تیاری میں دیوانِ غالب کے تمام تقریباً معلومہ اور اہم قلمی نسخے استعمال کیے ہیں۔ لیکن نسخۂ طاہر ان دونوں میں اب بھی منفرد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مالک رام اور عرشی رام پوری دونوں صاحبان نے اس نسخۂ کو اپنے یہاں اختلافِ نسخۂ میں استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ نسخۂ طاہر کا متن بعض مقامات پر واضح طور سے ان دونوں نسخوں سے اختلاف کرتا ہے"(۳)

نسخۂ مالک اور نسخۂ عرشی میں چونکہ تمام اہم مطبوعہ اور خطی نسخے آ گئے ہیں اس لیے نسخہ طاہر کی اہمیت سمجھنے کے لیے نسخۂ مالک رام اور نسخۂ عرشی کے درمیان رکھ کر ہی دیکھ لینا کافی ہو گا۔

نسخۂ طاہر، نسخۂ مالک رام سے مندرجہ ذیل اشعار میں اختلاف کرتا ہے۔

نسخۂ عرشی و مالک رام: یہ شعر نسخہ (ط) میں حوالے کے طور پر درج ہے۔

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو
آپ جاناں ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا (۴)

نسخۂ عرشی: میں یہ شعر کچھ اس طرح درج ہے

وائے دیوانگی شوق! کدھر دم مجھ کو
آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا (۵)

نسخۂ طاہر:

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو
آپ جانا ادھر اور آپ ہی پریشاں ہونا (٦)

نسخۂ عرشی:

جاری تھی اسد داغ جگر سے مری تحصیل
آتش کدہ جاگیر سمندر نہ ہوا تھا (۷)

نسخۂ طاہر:

جاری تھی اسد داغ جگر سے مرے تحصیل
آتش کدہ جاگیر سمندر نہ ہوا تھا (۸)

نسخۂ عرشی: میں آتشکدہ، جاگیر کے نیچے زیر اور پہلے دونوں الفاظ کے بعد، کی علامت لگی ہوئی ہے اور نہ کا استعمال دوسرے مصرعے میں نہیں ہے۔

جاری تھی، اسد داغ جگر سے مری تحصیل
آتشکدہ، جاگیر سمندر رہوا تھا (۹)

نسخۂ عرشی: کا یہ شعر نسخہ (ط) میں حوالے کے طور پر درج ہے۔

تا کہ تجھ پر کھلے اعجاز ہوائے صیقل
دیکھ برسات میں سبز آئینے کا ہو جا (۱۰)

نسخۂ عرشی: میں ہوائے اور ہو دو چشمی (ھ) کے ساتھ تحریر ہے۔

تا کہ تجھ پر کھلے اعجاز ھوائے صقل
دیکھ برسات میں سبز آئینے کا ھو جا (۱۱)

نسخۂ مالک رام و عرشی:

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توفیر درد
زخم، مثلِ خندہ قاتل ہے سر تا پا نمک (۱۲)

نسخۂ طاہر:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توقیر درد
زخم، مثلِ خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک(۱۳)

نسخۂ مالک رام و عرشی:

عہدے سے مداح ناز کے باہر نہ آسکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں(۱۴)

نسخۂ طاہر:

عہدے سے مداح ناز کے باہر نہ آسکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں(۱۵)

نسخۂ مالک رام و عرشی:

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں(۱)

نسخۂ طاہر:

ملنا اگر ترا نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں(۱۷)

نسخۂ مالک رام و عرشی:

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو(۱۸)

نسخۂ طاہر:

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو(۱۹)

نسخۂ مالک رام و عرشی:

نسئیہ و نقدِ دو عالم کی حقیقت معلوم
لے لیا مجھ سے مری ہمّتِ عالی نے مجھے(۲۰)

نسخۂ طاہر:

جلوہ زار آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی
فتنۂ شورِ قیامت کس کی آب و گل میں ہے(۲۱)

ان کے علاوہ بھی بعض اشعار میں الفاظ کا قدرے اختلاف ہے۔ جسے چنداں قابل ذکر نہ سمجھتے ہوئے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ الفاظ کے علاوہ نسخۂ مالک رام، عرشی اور طاہر میں غزلوں کی ترتیب کا بھی اختلاف ہے۔ایک غزل جس کا مطلع ہے:

شبِ وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ہوا ہے موجبِ آرام جانِ و تن تکیہ (۲۲)

نسخۂ مالک رام میں موجود نہیں ہے۔ نسخۂ عرشی میں اسے "یادگار نالہ" کے حصّے میں درج کیا گیا ہے۔

چونکہ ہمارا مقصد نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ طاہریہ کے اختلافِ متن کا موازنہ کرنا ہے تو ان نسخوں کے لیے ہم نے مخففات کا استعمال کیا ہے۔

1۔ **مخففات:**

(۱) نسخۂ حمیدیہ = ح

(۲) نسخۂ طاہر = ط

2۔ **متروک اشعار:**

جو اشعار نسخۂ طاہر میں نہیں اور حمیدیہ میں موجود ہیں ان کو تحریر کیا گیا ہے۔

3۔ **اضافی اشعار:**

دونوں نسخوں میں اضافی اشعار کو بھی تحریر کر دیا گیا ہے۔

4۔ **اختلافِ متن:**

وہ اشعار جو دونوں نسخوں میں موجود ہیں لیکن ان میں اختلاف پایا جاتا ہے خواہ وہ املا کا ہو یا الفاظ کا بدلاؤ ہر ایک صورت میں اس اختلاف کو بیان کر دیا گیا ہے۔

ردیف و

صفحہ نمبر ۸۰ غزل نمبر ۱۲۰ میں ردیف و سے گیارہ اشعار درج ہیں۔ جو کہ نسخۂ ح: میں تحریر نہیں۔

ط:

واں پہنچ کر جو غش آتا پئے ہم ہے ہم کو
صدرہ آہنگ زمیں بوس قدم ہیں ہم کو (۲۳)

ص: ۸۰ غزل نمبر ۱۲۱ کے اشعار کی تعداد سات ہے جو کہ نسخۂ ح میں موجود نہیں۔

ط:

تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو (۲۴)

ص: ۸۱ غزل نمبر ۱۲۲ کے اشعار کی تعداد دس ہے جو کہ نسخۂ ح میں موجود نہیں۔

ط:

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیوں کر ہو (۲۵)

ص: ۸۱ غزل نمبر ۱۲۳ کے اشعار کی تعداد گیارہ ہے اور ردیف کیوں ہو۔ یہ اشعار نسخۂ ح میں تحریر نہیں۔

ط:

کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینہ میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو (۲)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ص:۸۲غزل نمبر ۱۲۴کے اشعار کی تعداد تین ہے۔اس کا پہلا شعر یوں ہے۔

ط:

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو ہم زباں کوئی نہ ہو(۲۷)

ص:۸۲غزل نمبر ۱۲۵کے اشعار کی تعداد ایک ہے۔

ط:

از مہر تابہ زرّہ دل ودل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ (۲۸)

ص:۸۳غزل نمبر ۱۲۶میں دو اشعار درج ہیں۔

ط:

ہے سبزہ زار ہر در و دیوارِ غم کدہ
جس کی بہار یہ ہو پھر اس کی خزاں نہ پوچھ
نہ چار بے کسی کی بھی حسرت اٹھائیے
دُشواریِ رہ و ستمِ ہمرہاں نہ پوچھ (۲۹)

ص:۸۳غزل نمبر ۱۲۷میں اشعار کی تعداد چودہ ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

ط:

شبِ وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ
ہوا ہے موجبِ آرام جان و تن تکیہ (۳۰)

ص:۸۳غزل نمبر ۱۲۸پر ایک شعر درج ہے۔

ط:

توڑ بیٹھے جب کہ ہم جام و سبو پھر ہم کو کیا
آسماں سے بادۂ گلفام گر برسا کرے(۳۱)

ص:۸۴غزل نمبر ۱۲۹دس اشعار پر مشتمل ہے۔

ط:

میں ہوں مشتاقِ جفا مجھے پہ جفا اور سہی
تم ہو بے داد میں خوش اس سے سوا اور سہی(۳۲)

ص:۸۴غزل نمبر ۱۳۰میں چار اشعار شامل ہیں۔

ط:

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھائیے (۳۳)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

جب کہ نسخۂ ح میں ص نمبر ۱۷۸ اسی غزل کے چھے اشعار جن میں مطلع، مطلعِ ثانی کے علاوہ ایک شعر اور مقطع کے شعر درج ہیں۔ مطلع کے کا شعر ملاحظہ ہو:

ح:

دل ہی نہیں کہ منتّ درباں اٹھایئے
کس کو وفا کا سلسلہ جنباں اٹھایئے(۳۴)

مطلع ثانی:

ح:

تا چند داغ بیٹھیے، نقصان اٹھایئے
اب چار سوئے عشق سے دوکاں اٹھایئے
ہستی فریب نامۂ موجِ سراب ہے
یک عمر نازِ شوخیِ عنواں اٹھایئے
ضبط جنوں ہر سرِ موہے ترانہ خیز
یک نالہ بیٹھیے تو نیستاں اٹھایئے
ترزِ خراشِ نالہ سر شکِ نمک اثر
لطفِ کرم بدولتِ مہماں اٹھایئے
یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجیے
یا پردۂ تبسمِ پنہاں اٹھایئے(۳۵)

مقطع کا شعر:

انگور سعی بے سر و پائی سے سبز ہے
غالب بدوشِ دل خمِ مستاں اٹھایئے(۳

ص: ۸۴ غزل نمبر ۱۳۱ میں اشعار کی تعداد نو ہے۔

ط:

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیئے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیئے(۳۷)

نسخۂ ح ص نمبر ۷۹ اپر بحوالہ عرشی حاشیے میں ایک غزل تحریر ہے جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ موٹے قلم سے بد خط شکستہ میں سات ابیات نقل ہوئے ہیں۔ جس میں سے پہلا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا اور ساتواں شعر نسخہ طاہر میں اوپر بیان کردہ غزل میں موجود ہے جبکہ دوسرا شعر نسخۂ طاہر میں موجود نہیں۔

ح:

بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیئے
وہ بات چاہتے ہو کہ جو بات چاہیئے(۳۸)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

لیکن اس کی جگہ نسخۂ طاہر میں جو کہ نسخۂ ح میں متروک ہے وہ شعر کچھ یوں ہے۔

ط:

یعنی بحسبِ گردشِ پیمانۂ صفات

عارف ہمیشہ مستِ مِیں ذات چاہیے (۳۹)

نسخۂ: ح میں ص ۱۸۰ پر حاشیہ میں اس غزل کے اشعار کے حوالے سے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ آخری تین اشعار ترتیبِ بالا کے ساتھ درج ہیں باقی سات اشعار میں احتیات ملحوظ نہیں رکھ گئی صرف دو اشعار کے متعلق یقین ہے کہ وہ درست جگہ پر درج ہیں۔ مطلع اور مقطع کے علاوہ اشعار کی ترتیب مشتبہ ہے یوں قرینۂ قیاس ہے کہ نسخۂ طاہر میں اشعار کی تعداد درست معلوم ہوتی ہے۔

نسخۂ: ط ص نمبر ۸۵ غزل نمبر ۱۳۲ کے سات اشعار ہیں۔

ط:

بساط عجز میں تھا ایک دل یک قطرہ خوں وہ بھی

سو رہتا ہے بہ اندازِ چکیدن سر نگوں وہ بھی

رہے اس شوق سے آزردہ ہم چندہِ تکلف سے

تکلف بر طرف تھا ایک اندازِ جنوں وہ بھی (۴۰)

نسخۂ: ح صفحہ ۱۸۲ پر اسی غزل کا تیسرا چوتھا شعر حاشیہ میں موٹے قلم سے بدخط شکستہ میں درج ہیں۔ اس سے پہلے متن میں ایک شعر اور بھی موجود ہے جو نسخۂ: ط میں موجود نہیں۔ اوپر بیان کردہ غزل کے چھے اشعار نسخۂ: ح میں موجود ہے ساتھ ہی مقطع کا شعر مختلف ہونے کے ساتھ تخلص بھی اسد استعمال کیا گیا ہے۔

ح:

اسد ہے دل میں درد اشتیاق و شکوہ ہجراں

خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی کہوں (۴۱)

نسخۂ: ط میں مقطع کے شعر کچھ یوں ہیں، صفحہ نمبر ۸۵

ط:

میرے دل میں ہے غالب شوقِ وصل و شکوہ ہجراں

خدا وہ دن کرے جو اُس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی کہوں (۴۲)

ح:

مجھے معلوم ہے جو تو نے میرے حق میں سوچا ہے

کہیں ہو جائے جلد اے گردشِ گردونِ دوں وہ بھی (۴۳)

نسخۂ: ح پر اسی طرح صفحہ ۱۸۱ اور ۱۸۲ پر ایک اور غزل درج ہے جس کے اشعار کی تعداد سات ہے جو کہ نسخۂ: ط میں شامل نہیں۔

ح:

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی

فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی (۴۴)

نسخۂ: ح صفحہ نمبر ۱۸۳ اور ۱۸۴ پر بالترتیب اشعار کی تعداد چھے اور پانچ ہے جو کہ نسخۂ: ط کے متن میں شامل نہیں غزلیات کے پہلے اشعار درج ذیل ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ح:

بھونکتا ہے نالہ ہر شب صورِ اسرافیل کی
ہم کو جلدی ہے مگر توں نے قیامت ڈھیل کی
کیا ہے ترک دنیا کاہلی سے
ہمیں حاصل نہیں بے حاصلی سے (۴۵)

نسخۂ: ط میں صفحہ نمبر ۸۱ اور ۸۸ پر پانچ غزلیات ایسی ہیں جو نسخۂ: ح میں شامل نہیں۔ بالترتیب ان غزلیات کے اشعار کی تعداد چار، چار، چار، تین اور سات ہے۔ ان غزلیات کے ابتدائی اشعار ترتیب کے ساتھ دیے جا رہے ہیں۔

ط:

بہت سہی غمِ گیتی شراب کم کیا ہے
غلامِ ساقیِ کوثر ہوں مجھ کو غم کیا ہے (۴)

ط:

آپ نے مستسنی الضر کہا ہے تو سہی
یہ بھی یا حضرتِ ایوب گلا ہے تو سہی (۴۷)

ط:

ہے بزمِ بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے
تنگ آئے ہیں ہم ایسے خوشامد طلبوں سے (۴۸)

ط:

تاہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا
سُن لیتے ہیں گو ذکر ہمارا نہیں کرتے (۴۹)

ط:

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی
فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی (۵۰)

نسخۂ: ط میں صفحہ نمبر ۸۸ غزل نمبر ۱۳۸ میں دو اشعار شامل ہیں جس کا پہلے شعر نسخۂ: ح صفحہ نمبر ۱۸۴ پر بھی موجود ہے وہاں اس شعر کے علاوہ چھے اشعار اور بھی درج ہیں۔

ط:

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
اس شمع کی طرح سے جس کو کوئی بجھا دے
میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغِ ناتمامی (۵۱)

نسخۂ: ح میں صفحہ نمبر ۱۸۴ میں باقی کے چھے اشعار کچھ یوں ہیں۔

ح:

کرتے ہو شکوہ کس کا، تم اور بے وفائی
سر پیٹتے ہیں اپنا، ہم اور نیک نامی
صد رنگ گل کترنا، در پردہ قتل کرنا
تیغِ ادا نہیں ہے پابندِ بے نیامی
طرفِ سخن نہیں ہے مجھ سے خدا نکردہ
ہے نامہ بر کو اس سے دعوائے ہم کلامی
طاقت فسانہ باد، اندیشہ شعلہ ایجاد
اے غم ہنوز آتشِ، اے دل ہنوز خامی
ہر چند عمر گزری آزردگی میں لیکن
ہے شرحِ شوق کو بھی جوں شکوہ ناتمامی
ہے پاس میں اسد کو ساقی سے بھی فراغت
دریا سے خشک گزری مستوں کی تشنہ کامی (۵۲)

نسخۂ: ط میں صفحہ نمبر ۸۸ غزل نمبر ۱۳۹ میں اشعار کی تعداد آٹھ ہے

ط:

کیا کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے

جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے(۵۳)

جبکہ نسخۂ:ح میں صفحہ نمبر ۱۸ اس غزل کے اشعار کی تعداد سات ہے۔اس غزل کا تیسرا، چوتھا، پانچواں شعر نسخۂ:ط میں موجود ہے۔دونوں نسخوں میں اشعار کی ترتیب مختلف ہے۔شعر نمبر پانچ نسخۂ:ح میں کچھ یوں درج ہے۔

ح:

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں

فرماں روائے کشورِ ہندوستاں ہے(۵۴)

جب کہ نسخۂ:ط میں فرمانروائے اکٹھا تحریر ہے۔

ط:

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں

فرماں روائے کشورِ ہندوستاں ہے(۵۵)

نسخۂ:ط میں غزل نمبر ۱۴۰ ، غزل کے اشعار کی تعداد ۱۲ ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

ط:

درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے

کیا ہوئی ظالم تیری غفلت شعاری ہائے ہائے(۵

جب کہ نسخۂ:ح میں بھی ۱۲اشعار شامل ہیں مطلع کے دوسرے مصرعے میں املا کی تبدیلی ہے۔

ح:

درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے

کیوں ہوئی ظالم تیری غفلت شعاری ہائے ہائے(۵۷)

اس غزل کا مقطع دونوں نسخوں میں مختلف ہے۔

ط:

عشق نے پکڑا نہ تھا غالب ابھی وحشت کا رنگ

رہ گیا تھا دل میں جو کچھ ذوق خواری ہائے ہائے(۵۸)

ح:

گر مصیبت تھی تو غربت میں اٹھا لیتے اسد

میری دہلی ہی میں ہونی تھی خواری ہائے ہائے(۵۹)

نسخہَ: ط صفحہ ۹۰-۸۹ غزل ۱۴۱ میں اشعار کی تعداد چھ ہے اس غزل میں مقطع کا اختلاف نہیں مگر اشعار کی ترتیب دونوں نسخوں میں تبدیل ہے۔ نسخہ: ح میں اس غزل کے اشعار کی تعداد سات ہے۔

ط:

سر گشتگی میں عالم ہستی یاس ہے

تسکین کو دے نوید کہ مرنے کی آس ہے(٦٠)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۹۰ غزل نمبر ۱۴۲ اشعار کی تعداد سات ہے۔

ط:

گر خاموشی سے اخفائے حل ہے

خوش ہوں کہ میری بات کو سمجھنا محال ہے(٦١)

نسخہ: ح میں بھی اس غزل کے اشعار کی تعداد سات ہے اس نسخہ کے حاشیے میں شامل ایک شعر نسخہ طاہر کے متن کا حصہ ہے۔ حاشیہ کا شعر درج ذیل ہے۔

ط:

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد

عالم تمام حلقہَ دام خیال ہے(٦٢)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۹۲-۹۰ غزل نمبر ۱۴۸-۱۴۳ اشعار کی تعداد بالترتیب تین، چھ، ایک، دو اور تین ہے۔

ط:

تم اپنے شکوہ کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو

حذر کرو میرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے(٦٣)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۹۲ غزل نمبر ۱۴۹ میں اشعار کی تعداد دس ہے، نسخہ ح: کے حاشیہ میں شامل اس غزل کے نو اشعار نسخہ ط کے متن میں شامل ہیں۔

ط:

عشق نہیں مجھ کو وحشت ہی سہی

میری وحشت تیری شہرت ہی سہی(٦٤)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۹۳ غزل نمبر ۱۵۰ اشعار کی تعداد پانچ ہے پہلا، چوتھا اور پانچواں شعر نسخہ ح صفحہ نمبر ۱۹۴ اشعار کی تعداد گیارہ ہے

ح:

ہے آرامیدگی میں نکوہش بجا مجھے

صبح وطن ہے خندہَ نما مجھے(٦٥)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۹۳ غزل نمبر ۱۵۱ صرف ایک شعر درج ہے۔

ط:

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب

ہم بھی کیا یاد کریں گے خدا رکھتے تھے (٦٦)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۰۳-۹۳ تک شامل غزلیات ۱۷۲-۱۵۲ ہیں ان کے اشعار کی بالترتیب تعداد نو، سات، دس، چار، تین، آٹھ، نو، سات، چھ، دس، گیارہ، نو، چودہ، تین، پانچ، دس، تین، پانچ، آٹھ، سات اور تین شامل ہیں۔ ان میں سے کوئی غزل نسخہ ح میں شامل نہیں

ط:

اس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کئے

بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے (٦٧)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۰۳ غزل کے اشعار کی تعداد تین ہے پہلا اور تیسرا شعر نسخہ ح میں شامل ہے۔

ط:

پابہ دامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد

خار پاں ہیں جوہر آئینہ زانو مجھے (٦٨)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۰۴ غزل نمبر ۱۷۵-۱۷۴ اشعار کی تعداد بالترتیب گیارہ اور دس ہے۔

ط:

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے

جان کالبد صورتِ دیوار میں آوے (٦٩)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۰۵ غزل نمبر ۱۷۷ اشعار کی تعداد سات ہے نسخہ ح میں اس کے سات اشعار شامل ہیں۔

ط:

نہ ہوئی گر میرے مرنے سے تسلی نہ سہی

امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی (٧٠)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۰۵ غزل نمبر ۲۲۷-۱۷۷ پچاس غزلیات شامل ہیں۔ یہ تمام غزلیات نسخہ ح میں شامل ہیں۔ غزل نمبر ۱۷۷ سے نمونہ شعر دیکھیے۔

ط:

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے

کہ اپنے سایہ سے سر پاؤں سے دو قدم آگے (٧١)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۲ غزل نمبر ۲۲۷ سے شعر دیکھیے۔

ط:

خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے

نگاہ دل سے تیرے سرمہ سا نکلتی ہے (٧٢)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۲ غزل نمبر ۲۲۸ اشعار کی تعداد دس ہے

ط:

جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے

نافہ دماغ آہوے دشت تتار ہے(۷۳)

اس غزل کے دس اشعار میں سے تین اشعار نسخہ ح میں شامل ہے۔

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۲ غزل نمبر ۲۳۴-۲۲۹ تک غزلیات کی تعداد چھ ہے

ط:

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے(۷۴)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۰ غزل نمبر ۲۳۴ کے مطلع کا شعر دیکھیے

ط:

نوید امن ہے بیداد دوست جاں کے لیے
رہے نہ طرز ستم کوئی آسماں کے لیے(۷۵)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۰ قطعہ کی تعداد ایک اشعار کی تعداد سات ہے۔

ط: قطعہ:

اٹھا ایک دن بگولہ سا جو میں کچھ جوش وحشت میں
پھرا آسیمہ سر گھبرا گیا تھا جی بیاباں سے(۷

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۱ مرثیہ کی تعداد ایک اشعار کی تعداد نو ہے۔

ط: مرثیہ:

ہاں آئے نفس باد سحر شعلہ فشاں ہو
ایک دجلہ خوں چشم ملائک سے رواں ہو(۷۷)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۲ قصیدہ اشعار کی تعداد انیس ہے۔

ط: قصیدہ:

ساز یک ذرا نہیں فیض چمن سے بیکار
سایہ لالہَ بے داغِ سویدائے بہار(۷۸)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۳ مطلع ثانی اشعار کی تعداد نو ہے۔

ط: مطلع ثانی:

فیض سے تیرے ہے شمع شبستان بہار
دل پروانہ چراغ پر بلبل گلزار(۷۹)

نسخہ: ط صفحہ نمبر ۱۳۴ قصیدہ، تینتیس اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۳۷ قصیدہ، تئیس اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۳۸ قصیدہ، سات اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۳۸ سے ۱۴۰ قصیدہ، اٹھائیس اشعار درج ہے۔ صفحہ نمبر ۱۴۰ سے ۱۴۱ قصیدہ، بائیس اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۱ قصیدہ، نو اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۱ سے ۱۴۲ قصیدہ، بارہ اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۲ سے ۱۴۳ قصیدہ، تیس اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۳ سے ۱۴۴ قصیدہ، تیرہ اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۴ سے ۱۴۵ قصیدہ، بارہ اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۵ سے ۱۴ قصیدہ، گیارہ اشعار درج ہیں۔ اوپر بیان کردہ تمام قصائد حضرت امام حسین نواسہ رسول (ص) کے حوالے سے تحریر ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴ سے ۱۴۷ قصیدہ، تیس اشعار درج

ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۷ سے ۱۴۸ قصیدہ، سات اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۸ سے ۱۵۴ پر قصائد جن کے اشعار کی تعداد تین، ایک، چار، دو، دو، دو، چار، چار، دو، نو، تین، ستائیس، تین ، سترہ، اشعار درج ہیں۔ ان میں غالب نے اپنی بے روزگاری، شاہوں سے شکایت دلی کی حالت اور آموں کا ذکر بڑے ذوق وشوق سے کیا ہے۔ صفحہ نمبر ۱۵۴ تتمہ اشعار کی تعداد آٹھ ہے۔ صفحہ نمبر ۱۵۵ قصیدہ اشعار کی تعداد نو ہے۔ صفحہ نمبر ۱۵۵ تتمہ، اشعار کی تعداد اٹھارہ ہے۔ صفحہ نمبر ۱۵ اق کے نام سے، اشعار کی تعداد نو ہے۔ صفحہ نمبر ۱۵۷ قصیدہ، اٹھائیس اشعار درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۵۹ سے ۰ ا رباعیات، اشعار کی تعداد بالترتیب دو ہے اور یہ کل چھ ہیں۔ (۸۰)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

حوالہ جات:

1. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۲۱
2. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱
3. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱۴
4. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱۱
5. امتیاز علی عرشی، دیوان غالب انجمن ہند اردو، ۱۹۷۱، نئی دہلی ص نمبر ۱۷۲
6. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱
7. ایضاً
8. ایضاً
9. امتیاز علی عرشی، دیوان غالب انجمن ہند اردو، ۱۹۷۱، نئی دہلی ص نمبر ۱۷۲
10. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱۷
11. امتیاز علی عرشی، دیوان غالب انجمن ہند اردو، ۱۹۷۱، نئی دہلی ص نمبر ۱۷۷
12. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱۷
13. ایضاً
14. ایضاً
15. ایضاً
16. ایضاً
17. ایضاً
18. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۱۸
19. ایضاً
20. ایضاً
21. ایضاً
22. ایضاً
23. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۰
24. ایضاً
25. ایضاً، ص: ۸۱
26. ایضاً، ص: ۸۱
27. ایضاً، ص: ۸۲
28. ایضاً، ص: ۸۲
29. ایضاً، ص: ۸۳

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

30. ایضاً، ص: ۸۳
31. ایضاً، ص: ۸۳
32. ایضاً، ص: ۸۴
33. ایضاً، ص: ۸۴
34. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۷۸
35. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۴
36. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۷۹
37. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۵
38. ایضاً
39. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۳
40. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۵
41. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۲
42. ایضاً
43. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۳
44. ایضاً، ص: ۱۸۴
45. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸٦
46. ایضاً، ص: ۸۷
47. ایضاً، ص: ۸۸
48. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۴
49. ایضاً، ص: ۱۸۵
50. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۸
51. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص ۱۸
52. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۸
53. ایضاً
54. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۷
55. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۹
56. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۱۹ ۹ء ص۱۸۸
57. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۸۹
58. ایضاً، ص: ۹۰
59. ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

60. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۹۰-۹۲
61. ایضاً، ص: ۹۲
62. خاں حمید اللہ "دیوانِ غالب" مجلسِ ترقی ادب، لاہور ۹ ۱۹ء ص ۱۹۴
63. محمد طاہر، آغا "دیوانِ غالب" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء ص ۹۳
64. ایضاً، ص: ۹۳-۱۰۳
65. ایضاً، ص: ۱۰۳
66. ایضاً، ص: ۱۰۴
67. ایضاً، ص: ۱۰۵
68. ایضاً، ص: ۱۰۵
69. ایضاً، ص: ۱۲
70. ایضاً
71. ایضاً
72. ایضاً، ص: ۱۳۰
73. ایضاً
74. ایضاً، ص: ۱۳۱
75. ایضاً
76. ایضاً، ص: ۱۳۲
77. ایضاً
78. ایضاً، ص: ۱۳۳
79. ایضاً
80. ایضاً، ص: ۱ ۰